

از عدالتِ عظمیٰ

ایم۔ ایل۔ مبارک باشا و دیگر ارا

بنام

منی نائیڈو

تاریخ فیصلہ: 6 جنوری 1997

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: دفعہ 47- آرڈر 21- قاعدہ 66- ڈگری — عمل آوری- نیلامی فروخت- فروخت کے انعقاد میں ابتدائی کم از کم قیمت طے کرنے کا کمشنر کا اختیار- ایگزیکٹو کورٹ کی طرف سے کمشنر کو دی گئی ہدایت نہ صرف فروخت کرنے کے لیے بلکہ ابتدائی کم از کم قیمت طے کرنے کے لیے بھی- فروخت کو اس بنیاد پر الگ رکھنے کی درخواست کہ کمشنر کے پاس ابتدائی کم از کم قیمت طے کرنے کا اختیار نہیں ہے- خارج کرنا- قرار پایا کہ، قانونی قاعدہ 66 غیر مبہم الفاظ میں یہ واضح کرتا ہے کہ جب نیلامی کا اعلامیہ تیار کیا جاتا ہے تو عدالت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس رقم کا تعین کرے جس کی وصولی کے لیے نیلامی کا حکم دیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دیگر تمام ضروری تفصیلات بھی درج کرے جو نیلامی کے انعقاد کے لیے موزوں اور مادی حیثیت رکھتی ہوں- ڈگری دار کی طرف سے دی گئی جائیداد کی قیمت- مدیون اور کم از کم ابتدائی قیمت کا تعین ان باقی ماندہ شقوق کے تحت کیا جاتا ہے جو عدالت عالیہ کے جاری کردہ رٹ قواعد سے متعلق ہیں- آرڈر XXL، قاعدہ 66، مجموعہ ضابطہ دیوانی میں شامل لازمی زبان کی کوئی خلاف ورزی نہیں تھی کیونکہ کمشنر نے خود ہی نہیں بلکہ خود عدالت کی ہدایت پر ابتدائی کم از کم قیمت طے کی تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 101، سال 1997۔

ایل پی اے نمبر 205، سال 1995 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ 28.8.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس مرلی دھر اور مس نیر وید۔

مدعاعلیہ کے لیے ایم۔ این۔ پد منابھن اور کے۔ کے۔ منی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنا گیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 28 اگست 1995 کو ایل پی اے نمبر 205/1995 میں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے ماتحت نج، تروانا ملائی کی عدالت میں مقدمہ نمبر O.S. 69/1976 دائر کیا، جس میں اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ دعویٰ میں مذکورہ جائیداد میں 64/16 حصے کا حق دار ہے اور اس کا تقسیم اور علیحدہ قبضہ طلب کیا۔ تقسیم کے لیے پاس کی گئی ابتدائیہ ڈگری کی تصدیق کی گئی۔ حتمی ڈگری کے صادر ہونے سے قبل، دعویٰ میں شامل اشیاء کی فہرست میں شے نمبر 18، یعنی آرا مشین، کو فریقین کے مابین عدالت کی ہدایات کے مطابق ابتدائی طور پر فروخت کے لیے پیش کیا گیا؛ بعد ازاں، اس کی عوامی نیلامی عمل میں آئی۔ عوامی نیلامی میں، دوسرا مدعاعلیہ 1,03,600 روپے کی رقم میں جائیداد خریدنے آیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت فروخت کو الگ کرنے کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی۔ اگرچہ کئی بنیادیں اٹھائی گئی تھیں، لیکن ان میں سے کسی پر بھی دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ لیکن ایک بنیاد جس پر عدالت عالیہ کے سامنے بحث کی گئی اور ہمارے سامنے غور کے لیے دباؤ ڈالا گیا وہ یہ ہے کہ کمشنر کے پاس فروخت کے انعقاد میں ابتدائی کم از کم قیمت طے کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ چونکہ یہ نقطہ پہلی بار عدالت عالیہ کے سامنے اٹھایا گیا تھا، اس لیے ڈویژن بینچ نے اسے خارج کر دیا ہے اور فروخت کی تصدیق کی ہے حالانکہ یہ واحد نج کی طرف سے نالاں تھا۔ اس طرح، خصوصی اجازت سے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے سختی سے دعویٰ کیا ہے کہ آرڈر XXI، قاعدہ 66، ذیلی قاعدہ (2) (d) اور (e)، مجموعہ ضابطہ دیوانی میں استعمال ہونے والی لازمی زبان کے لحاظ سے، کمشنر کو ابتدائی کم از کم قیمت طے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے جو کہ عدالت کا عدالتی کام ہے۔ لہذا، یہ معاملے کی جڑ تک جاتا ہے۔ ہم نے فاضل وکیل کو موقع دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ضروری مواد ہمارے سامنے رکھے۔ دونوں فریقوں نے اپنا ریکارڈ اور اپنے حلف نامے بھی داخل کیے ہیں۔ صرف سوال یہ ہے کہ کیا کمشنر یا عمل درآمد عدالت ابتدائی کم از کم قیمت طے کر سکتی ہے؟ آرڈر XXI قاعدہ 66 اس طرح بیان کرتا ہے:

"66. عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت کا اعلان-(1) جہاں کسی جائیداد کو ڈگری کے نفاذ میں عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت کرنے کا حکم دیا جاتا ہے، عدالت مطلوبہ فروخت کا اعلان ایسی عدالت کی زبان میں کرنے کا سبب بنے گی۔

(2) اس طرح کا اعلان ڈگری دار اور عدالتی مدیون کو نوٹس کے بعد تیار کیا جائے گا اور فروخت کا وقت اور جگہ بیان کرے گا، اور جتنا ممکن ہو منصفانہ اور درست طریقے سے وضاحت کرے گا۔

(a) فروخت کی جانے والی جائیداد (یا جہاں جائیداد کا کوئی حصہ ڈگری کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوگا، ایسا حصہ)؛

(b) جاگیر یا جاگیر کے حصے پر مشخص شدہ محصول، جہاں فروخت کی جانے والی جائیداد کسی جاگیر میں یا حکومت کو محصول ادا کرنے والی جاگیر کے حصے میں سود ہے۔

(c) کوئی بھی بوجھ جس کے لیے جائیداد ذمہ دار ہے۔

(d) وہ رقم جس کی وصولی کے لیے فروخت کا حکم دیا گیا ہے؛ اور

(e) ہر دوسری چیز جسے عدالت خریدار کے لیے جاننا مواد سمجھتی ہے تاکہ جائیداد کی نوعیت اور قیمت کا فیصلہ کیا جاسکے۔

بشرطیکہ جہاں قاعدہ 54 کے تحت حکم کے ذریعے عدالتی مدیون کو اعلان کی شرائط کو طے کرنے کی تاریخ کا نوٹس دیا گیا ہے، تب اس قاعدے کے تحت عدالتی مدیون کو نوٹس دینا ضروری نہیں ہوگا جب تک کہ عدالت دوسری صورت میں ہدایت نہ کرے۔

بشرطیکہ اس قاعدے میں کچھ بھی اس طرح نہیں سمجھا جائے گا کہ عدالت فروخت کے اعلان میں جائیداد کی قیمت کا اپنا تخمینہ درج کرے، لیکن اعلان میں دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں فریقوں کی طرف سے دیا گیا تخمینہ، اگر کوئی ہو، شامل ہوگا۔

(3) اس قاعدے کے تحت فروخت کے حکم کے لیے ہر درخواست کے ساتھ ایک بیان ہوگا جس پر دستخط کیے جائیں گے اور اس کی تصدیق درخواستوں پر دستخط کرنے اور تصدیق کے لیے پہلے سے مقرر کردہ طریقے سے کی جائے گی اور اس میں، جہاں تک وہ تصدیق کرنے والے شخص کو معلوم ہے یا اس کا پتہ لگایا جاسکتا ہے، وہ معاملات جو ذیلی قاعدہ (2) کے ذریعے اعلامیے میں بیان کیے جانے کی ضرورت ہے۔

(4) اعلامیے میں بیان کردہ معاملات کا پتہ لگانے کے مقصد سے عدالت کسی بھی ایسے شخص کو طلب کر سکتی ہے جسے طلب کرنا ضروری سمجھے اور اس طرح کے کسی بھی معاملے کے سلسلے میں اس سے پوچھ گچھ کر سکتی ہے اور اس سے اپنے قبضے یا اس سے متعلق اختیارات میں موجود کوئی بھی دستاویز پیش کرنے کا پروانہ طلبی سکتی ہے۔

مدرس اور پانڈیچیری ترمیم میں لکھا ہے۔

(i) ذیلی اصول (1) میں "تیار کردہ" متبادل کے لیے۔

(ii) ذیلی قاعدہ (2) کو حسب ذیل تبدیل کریں:

2. اس طرح کے اعلان کی مدت کا تصفیہ عدالت میں ڈی ایچ اور جسٹس ڈی کونوٹس کے بعد کیا جائے گا، سوائے ان صورتوں کے جہاں آرڈر 21، قاعدہ 64 کے تحت پہلے ہی نوٹس جاری کیے جا چکے ہوں اور اس طرح کے اعلان میں فروخت کا وقت اور جگہ بیان کی جائے گی اور جس حد تک ممکن ہو اس کی وضاحت کی جائے گی۔ (a) فروخت کی جانے والی جائیداد، (b) جاگیر یا جاگیر کے اس حصے پر تخمینہ شدہ محصول جہاں فروخت کی جانے والی جائیداد حکومت کو محصول ادا کرنے والی جاگیر یا جاگیر کے حصے میں سود ہے، (c) کوئی بوجھ جس پر جائیداد جو ابده الادا ہے، (d) جس کی وصولی کے لیے رقم۔ فروخت کا حکم دیا جاتا ہے، (e) جائیداد کی قیمت جیسا کہ (i) ڈی ایچ کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ (ii) جسٹس ڈی کے ذریعے، (f) ہر وہ چیز جسے عدالت خریدار کے لیے مواد سمجھتی ہے تاکہ جائیداد کی نوعیت اور قیمت مشخصہ لگایا جاسکے۔

مندرجہ بالا توضیح کا پڑھنا غیر واضح الفاظ میں اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ یہ عدالت کا کام ہے، جب کہ اعلان تیار کیا جاتا ہے، وصولی کی رقم طے کرنا جس کے لیے فروخت کا توضیح دیا گیا ہے اور اس طرح کی دیگر تفصیلات بھی بتانا جو اس لیے ضروری ہیں کہ فروخت کے انعقاد کے مقصد کے لیے مواد ہو۔ ڈگری دار۔ عدالت مدیون کی طرف سے دی گئی جائیداد کی قیمت اور ابتدائی کم از کم قیمت عدالت عالیہ کے بنائے گئے رٹ قوانین سے متعلق بقایا شق کے تحت طے کی جانی ہے۔ فاضل سنگل جج نے خود اپنے حکم میں مشاہدہ کیا کہ کمشنر جس سے مدعا علیہ گواہ-3 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی ہے، نے کہا تھا کہ اس نے جائیداد کی فروخت اور ابتدائی کم از کم قیمت 70,000 روپے مقرر کی تھی جیسا کہ عدالت نے حکم دیا تھا اور چھٹا مدعا علیہ مذکورہ بولی میں سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا، یعنی، 95,200 روپے کے لیے۔ اس نے مذکورہ تاریخ کو پوری رقم جمع کروائی تھی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عمل درآمد نے کمشنر کو نہ صرف فروخت کرنے بلکہ 70,000 روپے کی ابتدائی کم از کم قیمت طے کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ اس نقطہ نظر میں، آرڈر XXI، قاعدہ 66، مجموعہ ضابطہ دیوانی میں موجود لازمی زبان کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے کیونکہ کمشنر نے خود ہی نہیں بلکہ خود عدالت کی ہدایت پر ابتدائی کم از کم قیمت طے کی تھی۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کو حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔